© rasailojaraid.com

رنے میں احساس کمتری اور بخل سے کام لیا، بلکہ اُردو زبان کی ترقی و ترویج کے کسی بھی کام میں بڑھ چڑھ کر اعانت سے گریز ہی کیا۔ اپنے بچوں تک کو اردو کی تعلیم دلانے میں کسی دلچسپی کا عملی مظاہرہ نہیں کیا، بس صرف جذباتی نعروں و تقریروں ہی سے اُردو کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھا۔

دلی اردو کا گہوارہ ہے مقام شکر ہے کہ اُردو زبان کے لئے عملی طور پر جدوجہد اور خلوص و شاندار طریقے سے خدمات انجام دینے کے لئے غازی و مجاہد کی طرح کام کرنے والی شخصیت ہمارے سامنے جناب سید شریف الحسن نقوی کی صورت میں ہے۔ انہوں نے دہلی انتخابات کے ماتحت اُردو اکیڈمی دہلی کے سکریٹری کی حیثیت سے دہلی میں اُردو کے لئے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں، وہ اردو داں طبقہ کی طرف سے قابل ستائش و تعریف ہیں۔ یوں تو اردو اکیڈمی ملک کے ہر صوبے میں ہیں، یوپی، مہاراشٹر، راجستھان و بنگال، ہریانہ و پنجاب وغیرہ میں سب اپنے اپنے طور پر اردو زبان کی ترقی و اشاعت کے لئے کام کر رہی ہیں۔ مگر دلی اُردو اکیڈمی نے جس انداز و رو شور کے ساتھ اُردو کی خدمت کی ہے وہ نمایاں ہے اور دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اس کے لئے ہمیں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے جناب سید شریف الحسن نقوی کے کام کرنے کے طریقہ کو سراہنا ہوگا، وہ اس سے پہلے بڑے سرکاری عہدہ پر فائز رہ کر اپنی صلاحیتوں کا سکہ جما چکے تھے۔ لیکن اُردو اکیڈمی کے سکریٹری کی حیثیت سے انہوں نے اُردو کیلئے جو کام کیا ہے اسے الفاظوں میں بیان کرنا مشکل ہے۔ ہر اردو داں اُردو سے محبت و انس رکھنے والا ان کی اس سلسلے میں تعریف کئے بغیر نہیں رہیگا۔

اردو اخبارات کو عوام الناس میں مقبول بنانے کے لئے انہوں نے محلّوں، گلیوں میں اردو گوشے قائم کر کے ان میں اردو اخبارات پہنچنے کا انتظام کر دیا۔ مدرسوں، اسکولوں میں اردو کتابیں مہیا کرائیں، اُردو ٹیچروں کا انتظام کرایا، اُردو ادیبوں صحافیوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو باعزت مقام دلانے میں نمایاں کام کیا، جو ادیب و صحافی مالی تنگدستی کا شکار رہتے ان کی باعزت طریقے سے مالی اعانت کر کے ان کی اشک سوئی کی۔ اردو کتابوں کی اشاعت کا معقول بندوبست کرنے میں وہ ہمیشہ پیش پیش رہے۔ اردو زبان کی مقبولیت کیلئے مشاعروں کا اہتمام کر کے اردو کی ترقی میں اپنے کو منہمک رکھنے کا انہوں نے مظاہرہ کیا۔ اسکے علاوہ اردو کتابوں کی نمائش اردو سیمینار کئے اور کرائے۔ الغرض ہر لحاظ سے اردو زبان کی ترقی و ترویج اور اشاعت کیلئے سید شریف الحسن نقوی صاحب کی خدمات ناقابل فراموش ہے۔

مفکر ملت حضرت مفتی عتیق الرحمٰن عثمانیؒ اکثر سید شریف الحسن نقوی کا ذکر خوبیوں اور تعریف کے ساتھ کیا کرتے تھے ان کی انتظامی صلاحیتوں کے وہ زبردست معترف تھے۔ اگر آج وہ حیات ہوتے تو سید شریف الحسن نقوی کی اردو کے سلسلے میں عظیم خدمات کے پیش نظر بابائے اردو مولوی عبدالحق کی طرح کا کوئی خطاب ان کو یقیناً عطا کر دیتے۔ ادارہ برہان حضرت مفکر ملت مفتی عتیق الرحمٰن عثمانیؒ کی روح کی تسکین کے لئے اردو والوں کی دلی خواہش کے پیش نظر اردو اکیڈمی دلی کے سکریٹری جناب سید شریف الحسن نقوی صاحب کو محسن اردو کے موزوں خطاب سے یاد کر کے حقیقی خوشی و مسرت حاصل کر رہا ہے۔ آزادی کے بعد دلی والوں کو اردو زبان کی خدمت کرنے کے لئے سید شریف الحسن نقوی جیسا مجاہد اردو دیکھنا نصیب ہوا، اللہ تبارک تعالیٰ نے اردو زبان کی ترقی بقاء، ترویج و اشاعت کے لئے سید شریف الحسن نقوی کو اردو اکیڈمی دلی میں بحیثیت سکریٹری اردو والوں کو عطا کر دیا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اردو زبان ان کی خدمات سے عرصہ دراز تک مستفیض ہوتی رہے۔ اردو اکیڈمی دلی کے سکریٹری کی حیثیت سے سید شریف الحسن نقوی دلی کے اردو طبقہ کی امیدوں کو تادیر پوری کرتے رہیں ۔۔۔ آمین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قیام امن کی نبوی جد و جہد

سعید الرحمٰن (ایم اے، ایم شریعہ) لیکچرر ادارہ علوم اسلامیہ عربیہ
بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان، (پاکستان)

(۱)

دنیا باوجود ترقی و ارتقاء کی منازل طے کرنے کے ابھی تک اس مسئلے کو حل نہیں کر پائی ہے کہ وہ پر امن بقائے باہم کا معاشرہ اور ماحول کس طرح ترتیب دے۔ بلکہ عصر حاضر کی سائنسی ترقی کا ایک منفی پہلو یہ ہے کہ دنیا کی متمدن اقوام ایک دوسرے سے خطرات محسوس کر کے اس انداز کا اسلحہ ایجاد کر چکی ہیں، جن کا معمولی استعمال بھی [illegible] حیات کا خاتمہ کر سکتا ہے، اور اپنے ایجاد کردہ اسلحہ کی [illegible] ہلاکت خیزی کے تصور سے یہ اقوام بھی کبھی کبھی کانپ جاتی ہیں، اور [illegible] سدباب کے لئے سیمینارز، کانفرنسوں، باہمی ملاقاتوں اور معاہدوں کا [illegible] بھی چل نکلتا ہے لیکن اس کے باوجود کیفیت یہ ہے کہ ہر وقت [illegible] خطر بیت ان کے دل و دماغ کو پریشان اور سراسیمہ کئے رکھتا ہے۔ [illegible] تو یہ ہے کہ یہ مہذب اور ترقی یافتہ اقوام دین و مذہب کو [illegible] لغت سے خارج کر چکی ہیں، اب ان کے علاقوں میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان کے اپنے گرد وہی خیالات و خواہشات کی حکمرانی ہے جن کی کوئی منزل نہیں اور جن کا مستقبل موہوم امیدوں کے دھندلکے میں لپٹا ہوا ہے۔ جبکہ ان کی مزعومہ روشن خیالی کا باب اس کے بغیر بھی نامکمل رہتا ہے کہ وہ دین و مذہب اور بالخصوص دین فطرت یعنی اسلام کو اپنے بیجا اعتراضات کے زد میں لئے رہیں۔ حالانکہ یہ ایک غیر متعصب حقیقت ہے کہ اس وقت دنیائے انسانیت میں امن اسی صورت میں پائیدار بنیادوں پر قائم ہو سکتا ہے، جب اصول فطرت سے مدد لینے کی کوشش کی جائے، اور اسلام مسلمہ طور پر دیگر تمام ادیان کے مقابلے میں ان اصول فطرت کا بہترین نقیب ہے۔

اسلام نے آج سے کئی صدیوں قبل ہی ان بنیادوں کی وضاحت کر دی تھی جن پر امن عالم اور معاشرے کی آشتی کا دارومدار ہے۔ ملاحظہ کیجئے۔

(۱) مساوات یعنی اسلام نے اس حقیقت کی نشاندہی کی کہ تمام اقوام عالم اور انسانی گروہ اصولی طور پر مساوی حیثیت کے حامل ہیں۔ اور ان میں عظمت و امتیاز اسی فرد و قوم کو حاصل ہو سکتی ہے، جو انفرادی اور اجتماعی سطح پر اچھے کردار کی حامل ہو اور اسی کو قرآن حکیم میں "تقویٰ" کا جامع عنوان عطا کیا گیا ہے[۱]۔ جبکہ جاہلیت کا غرور اور نسب کا افتخار اسلام کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور اگر کوئی حیثیت ہے تو وہ منفی حوالے سے ہی ہے اس سلسلے میں ایک فاضل سیرت نگار رقم طراز ہیں۔

اس دنیا میں حسن عمل کے سوا معیار عظمت حسد، رقابت اور کشمکش کا موجب ہوتا ہے۔ دولت کو معیار بنایا جائے تو جیسے جائز ذریعے سے حاصل نہ ہوگی وہ ہر ناجائز ذریعے سے حاصل کرے گا، اور خلق خدا کے لئے لعنت بن جائے گا۔ فن حرب و سیاست میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کمال کو معیار بنایا جاتے گا تو مختلف لوگ روئے زمین کو انسان کے خون سے رنگنے میں اپنی زندگیاں تمام کر دیں گے، اور دنیا ان کو صرف منفرین کا مستوجب ٹھہرائے گی، لیکن حسن عمل میں رقابت یا حسد راہ ہی نہیں پا سکتے، کیونکہ وہ منافی حسن عمل ہوں گے، یوں تمام انسانوں کی انتہائی کوشش یہ ہوگی کہ حسن عمل کی فراوانی سے روئے زمین امن و سلامتی کا بہشت زار بن جائے۔(۳)

(۲) قیام امن کے لئے خالق کائنات کی جانب سے اس اساسی ضابطہ کا اعلان تھا کہ دین و عقیدہ کے معاملے میں کسی طرح کا جبر و تشدد روا نہیں، یہ حقیقت ہے کہ دین کو دل کے اعتقادات و یقین کے راستے سے ہی پائیدار وجود ملتا ہے۔ جو دعوت و موعظت سے پیدا ہوتا ہے۔ جبر و تشدد سے نہیں اور یہی راستہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار کیا جبکہ اس کے برعکس قریش مکہ ظلم و جور سے دین و اعتقاد کا فیصلہ کرنے کے خواہاں تھے۔

اس بناء پر مدینہ منورہ کی مختلف آبادیوں کے درمیان طے پا جانے والے "میثاق مدینہ" میں ایک اصول یہ بھی تھا کہ غیر مسلم اپنے دین پر بدستور رہیں گے، ان کے مال محفوظ رہیں گے، انہیں مسلمانوں کا دین قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ نہ ان سے ان کی دولت چھینی جائے گی۔(۴)

اس طرح اسلام نے مختلف مذاہب پر مبنی پُر امن معاشرے کے قیام کی داغ بیل ڈالی، اور یہ واضح کر دیا کہ امن کی راہ میں عقائد کا اختلاف آڑے نہیں آتا۔

(۳) اسلام نے امن کے قیام کو پائیدار اور مستحکم بنانے کے لئے محض اپنی امن پسندی کی خواہش کا اظہار ہی نہیں کیا، بلکہ اس کے لئے جو اساسی

© rasailojaraid.com

اصول متعین کئے ہیں، ان میں سے ایک اہم ترین اصول قیام عدل ہے (۵) کہ دنیا میں شر و فساد کے پھیلاؤ اور بدامنی کے فروغ کا اگر تجزیہ کیا جائے، تو اس کی تہہ میں عدل کش ضابطے اور انصاف دشمن رویئے کارفرما ہوں گے، گویا قیام عدل درحقیقت قیام امن کا نقیب ہے۔

عدل کا مفہوم یہ ہے کہ کسی کے ساتھ بدون افراط و تفریط وہ معاملہ کرنا جس کا وہ واقعتاً مستحق ہے، عدل و انصاف کی ترازو ایسی اور برابر ہونی چاہیئے کہ عمیق سے عمیق محبت اور شدید سے شدید عداوت اس کے دونوں پلڑے میں سے کسی کو جھکا نہ سکے۔ (۶)

(۷) اسی طرح معاشرے میں قیام امن کی پائیداری اس اصول کی بھی مرہون منت ہے۔ کہ خیر و صلاح کے کاموں میں تعاون کو فروغ اور شر و فساد کے کاموں میں تعاون سے گریز کے اصول کو اختیار کیا جائے (۷) اس سے امن پسند رویوں کو تقویت اور امن شکن جذبات کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ خیر و شر اور امن و فساد ایک دوسرے کے مساوی نہیں ہو سکتے، کیونکہ دونوں کی تاثیر ایک دوسرے سے یکسر مختلف ہے۔ لہٰذا قیام امن اور صلح و آشتی کے فروغ کا بہترین راستہ یہ ہے کہ برائی کا جواب برائی سے نہ دیا جائے بلکہ ممکن حد تک برائی کے مقابلے میں بھلائی سے پیش آیا جائے، اگر کوئی ناپسندیدہ برتاؤ کرے تو اس کے مقابلے میں وہ طرز عمل اختیار کیا جانا چاہیئے جو اس سے بہتر ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سخت سے سخت دشمن بھی نرم پڑ جائیگا اور ایک وقت آئے گا جب وہ ایک گہرے اور گرم جوش دوست کی مانند برتاؤ کرنے لگے گا (۸)

اس طرح معاشرے کے افراد باہم شیر و شکر ہو کر فساد و بدامنی کا سد باب